جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۹۰ | مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۲۵ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۲ رجب ۱۳۴۳ھ | جلد ۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت فضل عمر بخیر و عافیت ہیں۔ کابل میں دو احمدیوں کے سنگسار کئے جانے کی خبر پہنچنے پر حضور نے مجلس شوریٰ منعقد فرمائی۔

۲۔ ۱۴ فروری خواتین قادیان میں حضور نے تقریر فرمائی۔ اور موجودہ اخراجات کی طرف توجہ دلائی۔ پندرہ سو روپیہ نقد زیور اور وعدوں کی صورت میں اسی وقت جمع ہو گیا بقیہ فہرستیں تیار ہو رہی ہیں۔

۳۔ عصر کے وقت تمام احمدیان قادیان کا ایک جلسہ ہوا جس میں ہر دو احمدیوں کی مظلومانہ سنگ ساری پر حکومت کابل کے ظالمانہ فعل پر اظہار ملامت کیا گیا۔ کیونکہ یہ اسلام پر خطرناک حملہ اور اسے بدنام کرنیوالا ہے۔ حکومت کابل سطح احمدیت کی بڑھتی ہوئی ترقی کو روک نہیں سکتی۔ خدا کے فضل سے ہر ایک احمدی کو وہ صراط عشق پر ثابت قدم پائیگی۔ اس مضمون کا ریزولیوشن باتفاق پاس ہوا۔ اخیر میں حضرت خلیفۃ المسیح نے صبر و سکون کی ہدایت فرمائی۔

حضرت امام نے جو ایک لاکھ روپے کی تحریک فرمائی

اس کے جواب میں

مرکزی جماعت احمدیہ قادیان کا ولولہ ایثار

جیسا کہ پہلے اطلاع دی جا چکی ہے۔ جماعت قادیان اپنے امام کے حکم مطابق ۱۱ فروری کو بعد از نماز عصر مسجد اقصیٰ میں جمع ہوئی۔ معلوم نہ تھا۔ کہ حضرت اقدس کیا ارشاد فرمائینگے جب آپ تقریر کے بعد اپنی لکھی ہوئی تحریک سنا چکے۔ تو حضرت مفتی محمد صادق صاحب کھڑے ہوئے۔ اور عرض کیا کہ میں کارکنان صدر انجمن احمدیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ سب ایک ایک ماہ کی تنخواہ پیش کرتے ہیں۔ اور میں ڈیڑھ ماہ کی تنخواہ دوں گا۔ یہی اعلان جناب چودھری نصر اللہ خان صاحب ناظر اعلیٰ نے تمام کارکنان نظارت کی طرف سے کیا۔ اس کے بعد مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال نے وہ رقمیں پڑھنی شروع کیں۔ جو بعض حاضرین مجلس خدام نے اثناء تقریر ہی میں بے تاب ہو کر بذریعہ رقعوں کے عرض کر دی تھیں۔ اس کے بعد کا عالم تو دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا تھا۔ زبان قلم کیا بیان کر سکے۔ اور اس اخلاص اس جوش ایثار کا نقشہ کیونکر کھینچ سکے۔ جو آج سے چودہ سو سال پیشتر صرف صحابہ کرام ہی سے مخصوص تھا۔ ظاہر میں معمولی خش پوش۔ آمدوں کا یہ حال کہ نان شبینہ بمشکل میسر آتی ہے۔ مگر دین کے لئے اپنا

مالی و متاع پیش کر دینے کا وہ ولولہ شوق کہ ہر ایک سے ایک بڑھکر رقم پیش کرتا تھا۔ جیسا کہ منٹوں میں ساڑھے بارہ ہزار روپیہ ہو گیا۔ پھر یہ کوئی وقتی جوش نہ تھا بلکہ دوسرے روز دفتر بیت المال میں لوگ بے تاب ہو ہو کر آ رہے تھے۔ کہ ہمارے پاس ابھی تک آپ کا مخصل نہیں پہنچا۔ کئی ایسے مخلصین تھے۔ کہ گھر میں ضروریات کے لئے تنگ ہیں۔ لیکن جس طرح بھی بن پڑا۔ تمام ماہ کی آمد کے برابر رقم مہیا کر کے یکمشت پیش کر رہے ہیں۔ کئی ایسے فداکار کہ اپنی بساط سے بڑھکر آمد سے ڈیوڑھی اور دگنی رقمیں دے دیں۔ یا اپنے ذمہ لے لیں۔ بحالیکہ کارکنان صدر و نظارة اور انہی سے متعلق ہونے کی وجہ سے۔ دیگر تجار وغیرہ ہم کا یہ حال ہے۔ کہ تین تین ماہ سے تنخواہ نہیں ملی۔ مگر دین کی راہ میں انفاق سے انہوں نے ذرا بھی بے دلی نہیں دکھائی۔ بلکہ اس طریق پر چندہ دیا اور دکھایا۔ کہ گویا ان کے پاس ہزاروں نہیں لاکھوں روپیہ ہے۔ اور ہے بھی سچ کیونکہ دولت ایمان سے بڑھکر کونسی دولت ہے۔ خدا سب کو جزائے خیر دے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اگر بیرونی جماعت نے بھی اسی جوش اخلاص و ولولہ ایثار کے ساتھ (جیسا کہ یقین ہے) اپنے امام کی تحریک کو لبیک کہا۔ تو ایک لاکھ روپیہ ایک ماہ میں جمع ہو جائیگا۔

اب ہم ذیل میں ایک مختصر سی فہرست دیتے ہیں

قابل نوٹ رقوم

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ	۳۰۰
حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب	۳۰۰
چودہری نصر اللہ خان صاحب ناظر اعلیٰ	۵۰۰
چودہری حاکم علی صاحب	۲۰۰
مرزا محمد شفیع صاحب۔ انسپکٹر ڈاکخانجات	۱۰۰
شیخ یعقوب علی صاحب	۱۰۰
مستری عبد الرحمان صاحب ٹھیکیدار و بھائی محمد عبد اللہ صاحب	۱۱
محمد عبد اللہ صاحب کمپونڈر (بیمار و بے روزگار) نقد	۱۲ روپے
چودہری غلام حسین صاحب	۱۰۰
چودہری علی محمد صاحب۔ منور بلڈنگ	۱۱۰
منشی محمد ابراہیم صاحب	۱۰۰
حاجی عبد اللہ صاحب نو مسلم	۱۰۰
برادر محمد رمضان صاحب (معمولی دکان کرتے ہیں)	۱۰۰
شیخ نور احمد صاحب مختار عام حضرت صاحب چار کنال زمین قسم اول واقعہ موضع کھارا	۴ کنال
شیخ عبد الرب صاحب نو مسلم (سابق داتا رام قادیانی)	۳۰

مولوی حکیم غلام محمد صاحب (باوجود بیماری و بے روزگاری)	۱۰ روپے
بابو فیض احمد صاحب قادیانی حال اوکاڑہ	۵۰
چودہری غلام حسین صاحب سفید پوش	۲۰۰

حیثیت سے بڑھکر دینے والے

شیخ عبد الرحمان صاحب قادیانی	۷۵
محمد عالم صاحب بھاگلپوری ملازم لنگر خانہ	۱۵
حافظ محمد حسین صاحب ملتانی	۵۰
میر سلام صاحب پٹھان	۲۰
مستری امین اللہ صاحب	۴۰
محمد اسمٰعیل صاحب معمار کانگڑہ	۳۰
مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل (طالب علم)	۴۰
عبد الرحمان صاحب	۱۴
حافظ ملک محمد صاحب	۱۴
محمد ظہور صاحب	۱۴
عبد الواحد صاحب	۲۱
بھائی محمود احمد صاحب	۶۲
زین الدین صاحب سیلونی	۱۰
محمد نور سماٹری (نگمن)	
حاجی الدین (گھوڑی)	
لعل الدین صاحب (زرگر)	۵۰
محمد اسمٰعیل بن کریم بخش مرحوم	۲۰
میر مہدی حسین صاحب تو ریح	۳۰
حافظ محمد ابراہیم صاحب (وظیفہ)	۱۲
مہاشہ محمد عمر صاحب (وظیفہ)	۲۶
حافظ محمد اسحٰق صاحب (وظیفہ)	۱۰
ولایت حسین صاحب دکاندار	۱۵
شیخ غلام احمد صاحب	۲۵
مستری کریم بخش صاحب	۵۰

اپنی تنخواہ سے زیادہ دینے والے

خان ذو الفقار علی خان صاحب	۲۰۰
حضرت مفتی محمد صادق صاحب	۳۰۰
صوفی عبد القدیر صاحب بی اے	۱۰۰ (۲½ ماہ کا وظیفہ)
ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب	۱۳۲ روپے
ابراہیم صاحب کوچوان نواب صاحب	۲۵ (دو ماہ)
منشی غلام محمد صاحب کیمل پوری	۳۷½ روپے (۱½ ماہ تنخواہ)

یکمشت نقد رقم دینے والے

قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ۷۶ روپے نقد داخل کئے
مرزا عبد الحمید صاحب کارکن دفتر ریویو اردو ۲۶ روپے نقد
شیر محمد صاحب دوکاندار ۵۰ روپے
مستری چراغ الدین صاحب ۴۰ روپے (۲۰ روپے نقد)
بابو محمد جمیل صاحب ننگل باغبانان ۵۰ روپے
حکیم عبد الرحمٰن صاحب کاغانی ۳۰ روپے

کارکنان نظارت یکمشت ایک ماہ کی تنخواہ دینے والے

منشی عبد الرحیم صاحب کارکن امور عامہ ۱½ ماہ کی تنخواہ
منشی نور محمد صاحب ایک ماہ۔ پیر افتخار احمد صاحب ایک ماہ
منشی محمد الدین صاحب دفتر ڈاک ایک ماہ کی تنخواہ
منشی عبد الرحیم صاحب تعلیم و تربیت ایک ماہ کی تنخواہ
سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ایک ماہ کی تنخواہ
مولوی عبد المغنی صاحب۔ ناظر بیت المال ایک ماہ کی تنخواہ
منشی برکت علی خان صاحب راجپوت ایک ماہ کی تنخواہ

کارکنان صدر انجمن نے یکمشت ایک ماہ کی تنخواہ دی

(۱) مرزا محمد اشرف صاحب محاسب (۲) سید محمود عالم صاحب افسر بہشتی مقبرہ (۳) سید محمد اسمٰعیل صاحب (۴) عبد الرحیم صاحب چوکیدار الداخلی (۵) محمد العباس صاحب چوکیدار شب الاداخلی (۶) الصمد و ناچرائی (۷) منشی محمد دین صاحب مقبرہ بہشتی (۸) چودہری فضل احمد صاحب محصول و صلایا (۹) مولوی فاضل عبد الرحمان صاحب جٹ۔ (۱۰) منشی نور احمد خان صاحب لنگر خانہ (۱۱) میاں مولا بخش صاحب باورچی (۱۲) میاں سراج الدین صاحب (۱۳) غلام قادر (۱۴) اسمٰعیل صاحب نانبائی (۱۵) میاں الہ بخش صاحب (۱۶) میاں نور احمد صاحب (۱۷) غلام محمد صاحب نانبائی (۱۸) اسمٰعیل صاحب خادم لنگر خانہ (۱۹) رکھا سقہ (۲۰) عبد الرحمان صاحب کشمیری (۲۱) حافظ سلطان صاحب (۲۲) فضل قادر صاحب ہائی سکول - یہ تمام رقوم بل سے وضع ہو جائینگی۔

دعا کی جائے

میرا پوتا قربان حسین عرصہ دراز سے بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے (عادل شاہ لکھنانوالی)

(۲) خاکسار ایک مخمصے میں گرفتار ہے۔ دعا مخلصی (محمد حسین خانوال)

(۳) میرا ہمشیرہ زادہ عصمت اللہ احمدی (دھرم کوٹ بگہ) سخت بیمار ہے۔ دہنی جانب فالج ہو گیا ہے۔ درد دل سے خاص طور پر دعائے صحت فرمائی جائے۔ (فضل احمد کیمل کور راولپنڈی)

محمد جعفر خان صاحب مدرس راجہ بہت عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ (غلام محمد مدرس ہائی سکول قادیان)

وفات

عاجز کی بیوی صغریٰ بیگم ۲۹ جنوری فوت ہو گئی مرحومہ کو قرآن مجید و صحیح بخاری پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ دعائے مغفرت فرمائی جائے (محمد رفیع خان سٹیشن ماسٹر کوڑ وزیرستان)

دعوت و تبلیغ

مولانا غلام رسول صاحب راجیکی و مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل دورے پر جاتے ہوئے ۸ فروری امرتسر ٹھہرے ہر دو بزرگوں نے اپنے وعظ سے ممتاز فرمایا۔

(قاضی محمد منیر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

یوم سہ شنبہ - قادیان دارالامان - ۱۷ر فروری ۱۹۲۵ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی اپیل جماعت احمدیہ سے

ایک لاکھ روپیہ تین ماہ کے اندر جمع کر دیں

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ جو ۱۲ر فروری ۱۹۲۵ء کو بعد از نماز عصر مسجد اقصیٰ میں بیان فرمائی

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دوستوں کو یاد ہو گا۔ کہ سفر ولایت کے اختیار کرنے سے پہلے مَیں نے تمام جماعت سے مشورہ لیا تھا کہ مَیں اس سفر کو اختیار کروں یا نہ کروں۔ اور اس وقت مَیں نے ان کو یہ بھی جتلا دیا تھا کہ اگر میرے جانے کے متعلق جماعت کا مشورہ قرار پایا۔ تو پھر اس کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کو زیادہ بوجھ کا متحمل ہونا پڑیگا۔ کیونکہ کام بہت بڑے پیمانے پر ہو جائے گا۔ اور اخراجات بہت زیادہ ہو جائیں گے۔ اور اگر میری بجائے کوئی اور بھیجا گیا۔ تو اخراجات کم ہوں گے لیکن باوجود اس علم کے اکثر احباب کی طرف سے مشورہ یہی قرار پایا۔ کہ مَیں خود اس سفر کو اختیار کروں۔ اور جماعت کے ننانوے فی صدی نے یہی رائے دی۔ کہ مجھے خود جانا چاہئے اور کہ اس سفر کے اخراجات کے لئے اس وقت قرض لے لیا جائے۔ جس کو بعد میں جماعت ادا کر دیگی۔ چنانچہ دوستوں کے مشورہ کے مطابق میں نے اس سفر کو اختیار کیا۔ اور اس کے اخراجات کی مقدار جو وفد کے ممبروں کی آمد و رفت پر یا اس سفر کی تبلیغی کوششوں پر صرف ہوا۔ پچاس ہزار روپیہ ہے۔ اور بیس ہزار روپیہ اُن کتابوں پر صرف ہوا جو اس سفر کی غرض کے لئے چھپوائی گئیں۔ جو چھ یا سات کی تعداد میں ہیں۔ اسی طرح جماعت سے مشورہ لیتے وقت مَیں نے یہ سوال بھی پیش کیا تھا کہ جب میرے جانے سے تبلیغ کے لئے زیادہ تحریک کی گئی۔ تو پھر اس تحریک کو جاری بھی رکھنا پڑیگا۔ اور اس طرح مشن کے اخراجات آگے سے بہت زیادہ بڑھ جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ ملک شام میں جب ہمارا وفد پہنچا۔ تو وہاں ایک بڑی جماعت کو سلسلہ میں داخل ہونے کے لئے تیار پایا۔ اور وہ اب بھی سلسلہ میں داخل ہونے کے لئے تیار ہے۔ اور اگر کوشش کی گئی۔ اور اس تحریک کو وہاں جاری رکھا گیا۔ تو انشاء اللہ ملک شام ترقیات سلسلہ کے لئے ایک اعلیٰ ذریعہ ثابت ہو گا۔ کیونکہ پہلی پیشگوئیوں اور حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ ملک سلسلہ کی ترقیات میں خاص دخل رکھتا ہے۔ خدا تعالےٰ کا یہ فرمانا کہ ابدال شام مسیح موعودؑ کے لئے دُعا کر رہے ہیں۔ اس امر کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ ملک شام کی طرف بھی ہو گی۔ اور وہ سلسلہ میں داخل ہو کر مسیح موعود کے لئے دعائیں کرینگے۔ اور اسکی تبلیغ کو زیادہ وسعت دیں گے۔ کیونکہ دُعا دنیا میں دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک خالق کی طرف اور ایک مخلوق کی طرف۔ پس ان کی دعا کے صرف یقیناً یہی معنے نہیں۔ کہ وہ مسیح موعود کے لئے خدا سے دعا کرینگے۔ بلکہ اسکے یہ بھی معنے ہیں کہ مسیح موعود کے ذریعے دوسرے لوگوں کو خدا کی طرف بُلائینگے۔ دعا کے معنے پکارنے اور بُلانے اور التجا کرنے کے ہیں۔ پس ان کا پکارنا اور بُلانا اور التجا کرنا خدا تعالیٰ سے بھی ہو سکتا ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود کے ذریعے خدا تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلائینگے۔ گو ہر شخص جو دعا کرتا ہے۔ وہ بندوں کے لئے خدا کو پکارتا ہے۔ مگر اس کا مفہوم یہ بھی ہے۔ کہ وہ لوگ حضرت مسیح موعودؑ کی محبت میں اسقدر سرشار ہوں گے۔ کہ ساری دنیا کو حضرت مسیح موعودؑ کی طرف دعوت دینے کے لئے کھڑے ہو جائینگے۔ تا لوگ اس ذریعہ سے خدا کا قرب حاصل کریں۔ تو اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ ان لوگوں کو اس کام کے لئے چنا ہے۔ اور پیشگوئیوں میں ان کا ذکر فرمایا ہے۔ اسی طرح ولایت اور دوسرے ممالک میں اس سفر کی وجہ سے خاص تحریک پیدا ہو گئی ہے۔ اور ایک خاص جوش پیدا ہو گیا ہے۔ اور سلسلہ کو خاص شہرت حاصل ہو گئی ہے۔ مجھے خط آیا ہے۔ کہ ۳ر دسمبر تک اخباروں میں برابر ہمارے متعلق مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ حالانکہ ۲۴ر اکتوبر کو ہم نے ولایت کو چھوڑ دیا تھا۔ اس کے بعد ڈیڑھ ماہ تک ہمارے وفد کے متعلق مضامین اخباروں میں نکلتے رہے۔ اب اگر اس تحریک کو چھوڑ دیا جائے۔ اور جاری نہ رکھا جائے۔ تو نتیجہ یہ ہو گا کہ سارا کا سارا روپیہ جو اس سفر پر خرچ ہوا۔ ضائع چلا جائیگا۔ اور سب محنت برباد ہو جائیگی۔

اسی طرح میں سمجھتا ہوں۔ کہ اسی سفر کا نتیجہ ہے کہ بیت المال کے بل رک گئے ہیں اور اب تک ادا نہیں ہوئے۔ اور تین ماہ کی تنخواہیں بیت المال کے ذمہ ہیں۔ اس تکلیف کا باعث بھی سفر ولایت کے اخراجات ہیں۔ پہلا ستّر ہزار روپیہ تو ایسا ہے کہ جس کے ادا کر دینے کا ذمہ خود جماعت نے لیا ہے۔ باقی تیس ہزار روپے ایسے ہیں۔ جن کے کچھ بل رکے پڑے ہیں یا جن کی آئندہ کام جاری رکھنے کے لئے ضرورت ہے۔ اور یہ بھی عقلاً ماننا پڑتا ہے۔ کہ گو جماعت نے مشورہ دیتے وقت لفظاً اس روپے کی ادائگی کا ذمہ نہیں لیا۔ مگر کام کے بڑھنے اور اخراجات کے ترقی کر جانے کا ان کو علم دیا گیا تھا۔ اس لئے گویا جماعت کا یہ بھی اقرار تھا۔ کہ وہ ان اخراجات کو بھی برداشت کریگی۔ پس مَیں نے جماعت سے ایک لاکھ روپیہ کی اپیل شائع کی ہے۔ جس کی ادائگی کی تجویز میں نے یہ کی ہے۔ کہ جماعت کے افراد اپنی ایک ماہ کی آمدنی تین ماہ کے اندر اندر ادا کر دیں۔ جس سے ستّر ہزار سے تو وہ قرضہ ادا کیا جائے۔ جو اس سفر ولایت کے اختیار کرنے کے لئے لیا گیا۔ اور اسکی ادائگی کے دن اب قریب آگئے ہیں۔ اور باقی تیس ہزار سے وہ بل جو رُکے پڑے ہیں۔ ادا کئے جائیں۔ اور نظارت کے کام کو ترقی دی جائے۔ اور تبلیغ کو زیادہ وسیع کیا جائے۔ اور اسی طرح ملک شام کی طرف بھی خاص توجہ کی جائے اس ایک لاکھ کے پورا کرنے کیلئے جو ایک ماہ کی آمدنی تین ماہ میں ادا کرنی میں نے تجویز کی ہے اس سے زیادہ جماعت پر یہی بوجھ ہو گا۔

کہ ان کو سال میں ایک ماہ کی بجائے دو ماہ کی آمدنی دینی پڑے گی۔ کیونکہ اگر باقی چندوں کا حساب کیا جائے۔ تو سال میں ایک ماہ کی آمدنی جماعت دیتی ہے۔ اس لئے سال میں ایک ماہ کی بجائے دو ماہ کی آمدنی دے دینا ان پر کوئی بوجھ نہیں ہو سکتا۔ گو بعض پہلے سے اپنی آمد کا پانچواں حصہ ادا کرتے ہیں، ممکن ہے۔ وہ استثنائی صورت میں چندہ کا بوجھ محسوس کریں۔ اور اگر اس چندے کو بوجھ بھی فرض کر لیا جائے۔ تو بھی جو بوجھ خدا کے لئے اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے ہم نے اپنے سر پر اٹھایا ہے۔ تو بوجھ اسے اٹھانا ہی چاہیئے۔ ضرب المثل ہے۔ کہ جب اوکھلی میں سر دیا۔ تو پھر جو ضربیں پڑیں۔ ان سے کیا ڈرنا۔ جب کوئی شخص الٰہی سلسلوں میں داخل ہوتا ہے۔ تو پھر اس کو ان سب بوجھوں کو بھی اٹھانا پڑتا ہے۔ جو اس سلسلہ کی ترقی کے لئے کام کرنے والوں کے حق میں مقدر ہوتے ہیں۔ اس سفر میں میں نے جو یورپ اور اسلام کی حالت دیکھی ہے۔ اور اسلام کے مقابلہ میں دشمنوں کی کوششوں کو دیکھا ہے۔ تو میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ اسلام کی اشاعت میں ہمیں ایک ذرہ بھر بھی دل میں کسر نہ رکھنا چاہیئے پہلے تو مجھے یہ خیال آجاتا تھا۔ کہ جماعت کے کمزور لوگوں کا خیال رکھا جائے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ بوجھ کے متحمل نہ ہونے کی وجہ سے کوئی ٹھوکر کھائیں۔ مگر اب میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ کمزوروں کی کمزوری کا خیال رکھنا اتنا ضروری نہیں۔ جتنا کہ اسلام کی کمزوری کا خیال ضروری ہے۔ ان کی کمزوری سے دین کی کمزوری زیادہ حق رکھتی ہے۔ کہ اس کی طرف توجہ کی جائے۔ اور اس کا زیادہ خیال رکھا جائے۔ ایک ایسا شخص جو خدا کی راہ میں قدم بڑھاتا ہے۔ اور اس کے لئے ہر ایک قسم کی قربانی اختیار کرتا ہے۔ وہ ایسے ہزار آدمیوں سے بھی بدرجہا بہتر ہے۔ جو نہ خود آگے بڑھیں۔ بلکہ دوسروں کے بڑھنے میں بھی روک ہوں۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ میں اس امر کا خیال ہرگز نہ کروں۔ کہ اس بوجھ کا کمزوروں پر کیا اثر پڑے گا۔ جس قدر کوشش کرنے والے اور خدا کی راہ میں ہر طرح کی قربانی کرنے والے ہیں۔ وہ ممتاز ہو جائیں۔ اور کمزوروں کا خیال چھوڑ دیا جائے۔ بلکہ ان کا جدا ہو جانا ہی بہتر ہے۔

یہ وقت ہے۔ کہ جو کچھ بھی ہے۔ ہم خدا کی راہ میں قربان کر دیں۔ اور ہماری کوئی کوشش ادھوری نہ رہے۔ تاکہ خدا کی نصرت بھی ہم پر ادھوری نہ ہو۔ جب انسان ڈرتے ڈرتے خدا کی راہ میں کوشش کرتا ہے۔ تو اس کی نصرت بھی کھلے طور پر نازل نہیں ہوتی۔ چونکہ ہمیشہ ایسی تحریکوں میں حصہ لینے کا قادیان کے لوگوں کو سب سے پہلے موقعہ دیا جاتا ہے اس لئے اب بھی عام جماعت میں اس اعلان کے شائع کرنے سے پہلے آپ کو موقعہ دیا جاتا ہے۔ منافق اور کمزور لوگ ایسی قربانی کی تحریکوں سے بہت گھبراتے ہیں۔ اور وہ کوشش کرتے ہیں کہ اس قربانی سے بچ جائیں یا ان کے کان میں وہ آواز نہ پڑے یا سب سے آخر ان کے کان تک وہ تحریک پہونچے۔ لیکن مومن ایسی تحریکوں پر گھبراتا نہیں۔ بلکہ خوش ہوتا ہے۔ اور اس کو فخر ہوتا ہے۔ کہ تحریک سب سے پہلے مجھ تک پہنچی۔ وہ ڈرتا نہیں۔ بلکہ اس پر اس کو ناز ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا وہ شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور سب سے زیادہ اس کی راہ میں قربانی کرتا ہے۔ اور درجہ بھی سب سے بڑھ کر پاتا ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ جو جو قربانیاں حضرت ابوبکر نے کیں۔ یا جس جس خدمت کا ان کو موقعہ حاصل ہوا ہے۔ وہ آرزو کرتے تھے۔ کہ مجھے سب سے پہلے ان قربانیوں کا کیوں موقعہ ملا۔ انہوں نے بڑی خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو خطرات میں ڈالا۔ اور خدا کی راہ میں تکلیفیں اٹھائیں۔ اس لئے انہوں نے وہ درجہ پایا۔ جو حضرت عمر بھی نہ پا سکے۔ کیونکہ جو پہلے ایمان لاتا ہے اس کو سب سے پہلے قربانیوں کا موقعہ ملتا ہے۔ حالانکہ خطرات حضرت عمر کے ایمان لانے کے وقت بھی تھے۔ تکلیفیں دی جاتی تھیں۔ نمازیں نہیں پڑھنے دیتے تھے۔ صحابہ وطنوں سے بے وطن ہو رہے تھے۔ پہلی ہجرت حبشہ جاری تھی۔ ترقیوں کا زمانہ ان کے ایمان لانے کے بہت بعد شروع ہوا۔ مگر پھر بھی جو مرتبہ حضرت ابوبکر کو ابتداء میں ایمان لانے اور ابتداء میں قربانیوں کا موقعہ میسر آنے کی وجہ سے حاصل ہوا۔ حضرت عمر اس کی برابری نہ کر سکے۔ یہی وجہ ہے۔ ایک دفعہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کا اختلاف ہو گیا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ کہ تم لوگ جس وقت اسلام سے انکار کر رہے تھے۔ اس وقت ابوبکر نے اسلام کو قبول کیا۔ اور جس وقت تم اسلام کی مخالفت کر رہے تھے۔ اس نے اسلام کی مدد کی۔ اب تم اس کو کیوں دکھ دیتے ہو۔ تو ان کے پہلے ایمان لانے اور قربانیوں کا اظہار آنحضرت صلعم نے فرمایا حالانکہ تکلیفیں حضرت عمر نے بھی اٹھائیں اور قربانیاں انہوں نے بھی کی تھیں۔ پس حضرت ابوبکر کو اس سبقت پر فخر حاصل تھا۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت ابوبکر یہ چاہتے ہوں۔ کہ کاش فتح مکہ کے وقت ان کو ایمان لانے کا موقعہ ملتا۔ بلکہ اگر دنیا کی بادشاہت کو بھی ان کے سامنے رکھ دیا جاتا۔ تو حضرت ابوبکر اس کو نہایت حقیر بدلہ قرار دیتے اور منظور نہ کرتے۔ بلکہ وہ اس مرتبہ کے معاوضہ میں دنیا کی بادشاہت کو پاؤں سے ٹھوکر مارنے کی تکلیف بھی گوارا نہ کرتے۔ حالانکہ ان تکلیفوں سے طبعی طور سے مومن کو رنج بھی ہوتا ہے۔ مگر ایمان کی وجہ سے اس تکلیف کو بھی وہ انعام سمجھتا ہے۔ جیسا کہ کسی کا باپ شہید ہو جائے۔ تو کچھ شک نہیں۔ کہ اس کو طبعی طور پر اس کا رنج بھی ہو گا۔ مگر وہ یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس کے باپ کو شہادت کا مرتبہ کیوں ملا۔ اگر بظاہر اس کو رنج پہنچتا ہے۔ تو دل میں فرحت اور اطمینان بھی اس کو ہوتا ہے۔ مومن کے اس رنج میں بھی ایک ایسی باریک خوشی ہوتی ہے۔ کہ دنیا کی کسی خوشی کو بھی وہ اس کے برابر قرار نہیں دے سکتا۔ پس اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ میں سب سے پہلے قادیان کے احباب کو جو اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اور تمام رشتہ داریوں کو قطع کر کے قادیان میں ہجرت کر آئے ہیں۔ اور ان کو جو دراصل اس بستی کے رہنے والے ہیں۔ جو کہ خدا کے مسیح کی بستی ہے۔ اس فضیلت کی وجہ سے ان کو اس تحریک میں حصہ لینے کا حقدار سمجھتا ہوں۔ تاکہ آپ دوسروں کے لئے نمونہ بنیں۔ اور آپ کے نمونہ سے دوسروں کو اس تحریک میں شامل ہونے کا موقعہ حاصل ہو۔ اب میں وہ اپیل پڑھ کر سناتا ہوں ؛

حضور نے اس تقریر اور تحریر کے سنانے کے بعد جناب حافظ روشن علی صاحب سے کرسی پر بیٹھے ہوئے جھک کر فرمایا۔ حافظ صاحب عجیب بات ہے۔ کہ اس تحریک سے پہلے ایک صاحب جن کا نام بابو اللہ بخش صاحب ہے۔ اور جو سب پوسٹ ماسٹر ہیں انہوں نے ایک اپنا خواب مدت کا دیکھا ہوا بھیجا ہے۔ اس میں وہ مجھے لکھتے ہیں۔ کہ آپ ایک اونچی جگہ کرسی پر تشریف فرما ہیں۔ اور آپ کے سامنے کچھ آدمی جن میں کچھ نوجوان بھی ہیں۔ کھڑے ہیں۔ آپ اپنی زبان سے کچھ بیان کر رہے ہیں۔ اور سب لوگ اپنی جیبوں سے نقدی نکال نکال کر دیئے جا رہے ہیں۔ آپ نے اپنی جیب سے ایک نوٹ ڈھائی روپے کے نوٹ کے برابر نکالا۔ اور میر محمد اسحق صاحب کو دیا۔ وہ نوٹ فوراً آہستہ آہستہ بدلنا شروع ہو گیا۔ اور بہت بڑھ گیا۔ ایک طرف اس کے گول خوبصورت چیرے پہنے ہوئے رنگ کے روپے اٹھنیاں چونیاں وغیرہ بن گئیں۔ اور دوسری طرف موٹے الفاظ میں کچھ عبارت لکھی گئی۔ جہاں تک یاد پڑتا ہے۔ یہ لکھا تھا کہ یہ مقدمے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِر

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

برادران جماعت احمدیہ! السلام علیکم

آج سے آٹھ ماہ پہلے میں نے آپ لوگوں سے مشورہ دریافت کیا تھا۔ کہ کانفرنس مذاہب لنڈن نے جو مجھے لیکچر کی درخواست دی ہے۔ کیا میں اس کو قبول کر کے خود انگلستان جاؤں یا مضمون لکھ کر بعض اور دوستوں کے ہاتھ روانہ کر دوں۔ میری تحریر کے جواب میں جماعتہائے احمدیہ میں سے نوّے فی صدی نے یہ مشورہ دیا تھا کہ اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور مجھے خود جا کر اہل مغرب کو اسلام کی طرف بلانا چاہیئے۔ اخراجات کثیرہ جن کا اس سفر میں پیش آنا ایک لازمی امر تھا۔ ان کے متعلق احباب نے یہ مشورہ دیا تھا کہ اسوقت قرضہ کے طور پر ان کا انتظام کر لیا جائے۔ بعد میں جماعتہائے احمدیہ اس روپیہ کو خاص چندہ کے طور پر جمع کر دینگی۔ میں نے اس مشورہ کو باوجود سخت مشکلات کے قبول کر لیا۔ اور انگلستان کی طرف روانہ ہو گیا اللہ تعالیٰ نے جس رنگ میں اس سفر کو برکت دی۔ اور سلسلہ احمدیہ کی شہرت دوام کا موجب بنایا اور اس کے ذریعے دنیا کے گوشہ گوشہ میں اس کا نام بلند کیا۔ اور ہزاروں قلوب میں سلسلہ کی ہیبت اور عظمت کو قائم کیا۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ سب احباب اس سے واقف ہیں۔ یہ شہرت قادیان بیٹھے ہوئے دس پندرہ سال میں بھی لاکھوں روپیہ خرچ کر کے نہیں ہو سکتی تھی۔ مگر یہ جو کچھ تھا۔ ایک بیج تھا۔ تیرہ سو سال کی پیشگوئیاں صرف اسی قدر شہرت کا سامان پیدا کر کے ختم نہیں ہو سکتیں۔ اس سفر کا نتیجہ موجودہ نتیجہ سے بہت زیادہ اہم انشاء اللہ نکلیگا۔ اور مخالفوں کی آنکھوں کو خیرہ اور مومنوں کے دلوں کو مسرور و خوش کر کے چھوڑیگا۔ مگر اب تک بھی جو نتیجہ نکل چکا ہے۔ دوست تو دوست دشمن بھی اس کا اعتراف کر رہے ہیں خصوصاً شام اور انگلستان میں سلسلہ احمدیہ کی محبت کا بیج اسقدر سعید روحوں میں بو دیا گیا ہے کہ انسانی عقل اس کو دیکھ کر حیرت زدہ ہو جاتی ہے۔ اور خدا کی قدرت نمائی پر ششدر۔

اس سفر میں اور اسکے بعد جو جو تکالیف مجھ کو پہنچی ہیں۔ اور جو تکالیف دوسرے ممبران وفد کو پہنچی ہیں وہ بھی آپ لوگوں کو معلوم ہیں۔ ان کے بیان کرنے کی مجھے ضرورت نہیں۔ ہاں میں یہ کہنے سے رک نہیں سکتا کہ وہ دلوں کو ہلا دینے والی اور کمروں کو جھکا دینے والی ہیں خصوصاً وہ تکالیف جو مجھے اس سفر میں یا اسکے معاً بعد پیش آئی ہیں۔ اور جن کی مجھے اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت اطلاع دیدی تھی۔ وہ ایسی ہیں کہ انہوں نے میری ہستی کی بنیاد کو ہلا دیا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی امید اور اسکے دین کا کام میرے سامنے نہ ہوتا۔ تو اس دنیا میں میری دلچسپی کا سامان بہت ہی کم باقی رہ گیا ہے۔ میری صحت متواتر بیماریوں سے جو تبلیغ ولایت کے متعلق تصانیف اور دوران سفر کے متواتر کام کے نتیجہ میں پیدا ہوئیں۔ بالکل ٹوٹ چکی ہے۔ اور غموں اور صدموں نے میرے جسم کو زکریا علیہ السلام کی طرح کھوکھلا کر دیا ہے۔ اور میں محسوس کرتا ہوں کہ اگر کبھی بھی میرا جسم راحت اور آرام کا مستحق اور میرا دل اطمینان کا محتاج تھا۔ تو وہ یہ وقت ہے۔ لیکن صحت کی کمزوری جانی اور مالی ابتلاؤں کے باوجود بجائے آرام ملنے کے میری جان اور بھی زیادہ بوجھوں کے نیچے دبی جا رہی ہے۔ کیونکہ سفر مغرب کی وجہ سے اور اشاعت کتب کی غرض سے جو روپیہ قرض لیا گیا تھا۔ اسکی ادائگی کا وقت سر پر ہے بلکہ شروع ہو چکا ہے۔ اور بیت المال کا یہ حال ہے کہ قرضہ کی ادائگی تو الگ رہی۔ کارکنوں کی تنخواہیں ہی تین تین ماہ کی واجب الادا ہیں۔ پس یہ غم مجھ پر مزید براں پڑ گیا ہے کہ قرضہ ادا نہ ہونے کی صورت میں ہم پر نادہندگی اور وعدہ خلافی کا الزام نہ آئے۔ اور اسی طرح وہ لوگ جو باہر کی اچھی ملازمتوں کو ترک کر کے قادیان میں خدمت دین کے لئے بیٹھے ہیں۔ ان کو فاقہ کشی کی حالت میں دیکھنا اور انکو ان کی ان تھک خدمات کے بعد قوت لایموت کے لئے روپیہ بھی نہ دے سکنا کوئی معمولی صدمہ نہیں ہے۔ تیسرا صدمہ مجھے یہ ہے۔ کہ اسقدر تکالیف برداشت کر کے جو سفر اختیار کیا گیا تھا۔ اس کے اثرات کو دیرپا اور وسیع کرنے کے لئے ضروری تھا۔ کہ فوراً سفر کے تجربہ کے ماتحت شام اور انگلستان میں تبلیغ کا راستہ کھولا جاتا۔ مگر مالی تنگی کی وجہ سے اس کام کو شروع نہیں کیا جا سکتا۔ اور سب محنت کے برباد ہونے کا خطرہ ہے۔ ان صدمات کے بعد جو میری صحت اور میرے جسم کو پہنچے ہیں۔ اور جو اپنی ذات میں ہی ایک انسان کو ہلاک کر دینے کے لئے کافی ہیں۔ اسقدر قومی صدمات کا بوجھ میرے لئے ناقابل برداشت ہوا جا رہا ہے۔ پس میں نے اب فیصلہ کیا ہے کہ اس وعدہ کے مطابق جو احباب نے سفر ولایت کے متعلق مشورہ لیتے وقت کیا تھا

ایک خاص چندہ کی اپیل کروں۔

سفر ولایت پر پچاس ہزار روپیہ خرچ آیا ہے۔ اور اس خاص لٹریچر کی اشاعت پر جو اس سفر کی غرض کے لئے چھپوایا گیا۔ بیس ہزار روپیہ موجودہ مالی تنگی کو رفع کرنے اور سفر سے جو تحریک اسلامی اور مغربی بلاد میں پیدا ہوئی تھی۔ اس سے چلانے اور اس سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے تیس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ یہ کل ایک لاکھ روپیہ ہوتا ہے۔ اور میں اس کے لئے اب جماعت سے اپیل کرتا ہوں۔ اور اس کے پورا کرنے کے لئے یہ تجویز کرتا ہوں۔ کہ ہر شخص جو احمدی کہلاتا ہے۔ اس غرض کے لئے اپنی ایک مہینہ کی آمد تین ماہ میں یعنے ۱۵ فروری سے ۱۵ مئی تک علاوہ ماہواری چندہ کے جو وہ دیتا ہے۔ اس خاص تحریک میں ادا کرے۔ زمیندار لوگ دونوں فصلوں کے موقع پر علاوہ مقررہ چندہ کے دو سیر فی من پیداوار چندہ ادا کریں۔ اور اس جماعت کی عزت اور سلسلہ کے کام کو برباد ہونے سے بچایا جائے۔

اے عزیزو! آپ لوگوں کے بھیجنے پر ولایت کے وفد کے لئے لوگوں سے قرض لیا گیا ہے۔ کیونکہ برلن کی زمین فروخت نہ ہو سکی تھی۔ اور آپ لوگ یہ بھی سمجھ سکتے تھے۔ کہ جب اسقدر زور سے غیر ممالک میں سلسلہ کی تبلیغ کی جائیگی۔ تو ضرور ہے کہ اس کام کو جاری رکھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے بھی بہت سے روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ پس آپ لوگوں کا فرض ہے۔ کہ اس رقم کو جلد سے جلد مہیا کر دیں۔ تاکہ وہ لوگ جن سے روپیہ قرض لیا گیا۔ ان کو حسب وعدہ وقت پر روپیہ ادا کیا جا سکے۔ اور تاکہ آیندہ کام کو اس صورت میں چلایا جائے۔ کہ سب محنت اکارت نہ جائے۔ چاہیئے کہ ہر ایک احمدی سچے جوش سے اس کام کو پورا کرنے کے لئے لگ جائے۔ اور آرام تجزیہ

جب تک کہ وہ خود اس ذمہ داری کو ادا نہ کرلے۔ اور جب تک کہ دوسروں کو بھی اس کام میں شریک نہ کرلے۔ اور چاہیئے۔ کہ احباب اس طرح تندہی اور انتظام سے کام کریں۔ کہ کوئی احمدی ایسا نہ رہے۔ جس نے اس تحریک میں حصہ نہ لیا ہو۔

یہ ایک ماہ کی آمد تین ماہ میں دینے کی شرط میں نے صرف کمزوروں اور ایسے لوگوں کو مدنظر رکھ کر لگائی ہے۔ جو پہلے ہی بعض مالی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ ورنہ میں جانتا ہوں کہ کئی مخلصین اپنے اخلاص کی وجہ سے اور کئی آسودہ حال لوگ اپنی آسودگی کی وجہ سے ایسے ہیں۔ کہ وہ ایک ماہ کی آمد سے زائد دینا چاہتے ہیں۔ اور دینے کی مقدرت رکھتے ہیں۔ میں ایسے لوگوں سے کہوں گا۔ کہ میری قیدوں کی وجہ سے اپنے ایمان اور اپنے اخلاص کو مقیّد نہ کرو۔ بلکہ آگے بڑھو۔ اور خدا کے فضل سے حصہ لینے کی بیش از بیش کوشش کرو۔ کہ یہ دن روز نہیں آتے۔ اور ایسی عیدوں کے چاند ہر سال نہیں چڑھتے خدا کے رسولوں کا زمانہ ڈھونڈنے سے نہیں ملتا نہ تلاش کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ دن تو خدا ہی لاتا ہے۔ اور اپنی پوشیدہ حکمتوں کے ماتحت لاتا ہے۔ پس ان دنوں سے بڑھ کر قیمتی اور نایاب دن اور کوئی نہیں۔ پس ان سے جس قدر فائدہ حاصل کر سکتے ہو۔ کرلو۔

اے بھائیو۔ آپ لوگوں نے اس شخص کا زمانہ پایا ہے۔ جس کے زمانہ کی خبر نوحؑ سے لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک سب رسولوں نے دی تھی۔ ہاں اس کا زمانہ جو دنیا کے لئے نبی ہے۔ اور سارے جہان کو ایک دین پر جمع کرنے کے لئے آیا ہے۔ جس کا زمانہ قیامت کا زمانہ ہے۔ کیونکہ اس میں سب دنیا کو اکٹھا کرنے کے لئے خدا کی قرنا پھونکی گئی ہے۔ وہ آدم ثانی ہے۔ کیونکہ اس کی قدسی تاثیرات سے اب دنیا کو ایک نئی پیدائش حاصل ہونے والی ہے۔ جس طرح پہلے آدم کے ذریعہ سے اس کو جسمانی پیدائش ملی تھی۔ اب اس آدم ثانی کے ذریعہ سے اسے ایک روحانی پیدائش ملے گی۔ دل بدل دیئے جائیں گے۔ علوم و عرفان کے دروازے کھولدیئے جائیں گے۔ خدا تعالےٰ کے زندہ اور قدیر ہونے کے ثبوت اس طرح مہیا کئے جائیں گے۔ کہ گویا انسان اپنی آنکھوں سے اس کو دیکھ لے گا۔ اور قیامت اور حشر بعد الموت کی حقیقت اس طرح منکشف کی جائیگی کہ گویا لوگ مُردوں کو اپنے سامنے دیکھیں گے۔

آپ لوگوں نے خدا تعالےٰ کی قدرت کا نشان پر نشان دیکھا۔ اور معجزہ پر معجزہ مشاہدہ کیا۔ اور نہ صرف یہ کہ خدا تعالےٰ کے جری حضرت احمد علیہ السلام کے ہاتھ پر ہی لاکھوں معجزات دیکھے۔ بلکہ آپ کے بعد آپ کے خلفاء کے ہاتھ پر بھی آپنے زندہ خدا کے قادرانہ نشانات کا مشاہدہ کیا۔ پس کیا اس زمانہ کو پاکر اور اس قدر نشان دیکھ کر بھی آپ لوگوں کے دلوں میں دنیا کی کوئی ملونی رہ سکتی ہے۔ اگر شہزادہ عبد اللطیف صاحب اور مولوی نعمت اللہ صاحب شہید کے نمونے ساری جماعت کی ایمانی حالت کا نقشہ ہیں۔ تب مجھے یہ کہنا چاہیئے کہ نہیں اور ہرگز نہیں۔ پس میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ آپ لوگوں میں سے آج مجھے کوئی بھی یہ جواب دیگا۔ کہ اذھب انت و ربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔ بلکہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کے نشانات کو جو بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں دیکھکر آپ میں سے ہر ایک شخص یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے گا۔ کہ ہم آپ کے آگے لڑینگے اور پیچھے لڑینگے اور دائیں لڑیں گے اور بائیں لڑینگے۔ اور اس روحانی اور علمی مقابلہ کے میدان کو نہیں چھوڑینگے جب تک کہ اسلام کی فتح نہ ہوجائے۔ اور دشمن پیٹھ دکھا کر بھاگ نہ جائے۔ اور میں امید رکھتا ہوں۔ کہ آپ لوگ میری اس آواز کے جواب میں کہ من انصاری الی اللہ خدا کے دین کی اشاعت کے لئے کون میری مدد کے لئے آگے بڑھتا ہے یک زبان ہوکر بلا استثناء یکار کر کہیں گے۔ کہ نحن انصار اللہ۔ ہم خدا کے دین کے خادم اور مددگار ہیں۔ جو اپنے مالوں سے کیا اپنے خون کے قطروں سے دین کے پودوں کی آبیاری کرنے کے لئے تیار ہیں۔

اے بھائیو میں اس سفر سے پہلے کئی دفعہ یہ خیال کیا کرتا تھا۔ کہ جماعت سے کام لیتے وقت مجھے اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ لوگ کام سے ملول نہ ہوجاویں اور ان کے دل تھک نہ جاویں۔ لیکن اس سفر میں جو نازک حالت اسلام کی میں نے دیکھی ہے اور جو طاقت اور قوت اور ہوشیاری اس کے دشمنوں میں میں نے پائی ہے۔ اس کے بعد میں نے فیصلہ کرلیا ہے۔ کہ یہ زمانہ ڈرنے کا زمانہ نہیں۔ اور یہ وقت ادھوری کوششوں کا وقت نہیں۔ جو بزدل ہے۔ اس کو واپس جانے دینا چاہیئے۔ اور صرف بہادروں کو لے کر جو اسلام کے لئے ہر اک شے کو قربان کرنے کے لئے تیار ہیں آگے بڑھنا چاہیئے۔ اور بلا کسی قربانی کے خوف کے بلا کمزوروں کے لحاظ کے آگے ہی بڑھتے چلے جانا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے آپ پر اور آپ کے اور ہمارے مطاع پیارے محمد عربی پر بے انتہا درود ہوں۔ سچ فرمایا تھا۔ کہ نرم پاؤں والوں کو جو کانٹوں کے چبھنے سے ڈرتے ہیں۔ واپس ہوجانا چاہیئے۔ کیونکہ میرا رستہ خطرناک ہے اور دشوار گذار گھاٹیوں میں سے مجھے گذرنا ہے۔ وہی میرے ساتھ چلے۔ جو موت میں راحت دیکھتا ہو اور قربانی میں لذت پاتا ہو۔ اس میں کوئی بھی شک نہیں۔ کہ کفر کو جو ظاہری غلبہ ہے۔ اور اسلام کی اشاعت کے جو آسمانی سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک زبردست حملہ کی ضرورت ہے۔ ایسا حملہ کہ اس میں اپنے سر اور پاؤں کی کچھ خبر نہ رہے عزیز رشتہ دار دوست مال جائداد اپنی جان اور عزت کسی چیز کی بھی پرواہ نہ ہو۔ صرف اور صرف ایک خیال ہو۔ کہ خدائے واحد کا نام دنیا میں قائم ہو۔ اور اسلام کی حکومت دنیا میں پھیل جائے۔ نہ زمینوں پر بلکہ لوگوں کے دلوں پر۔ پس اب اس تجربہ کے مطابق میرا رویہ ہوگا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ ان بیش از بیش قربانیوں کے کرنے میں جن کا اب آپ سے مطالبہ کیا جائے گا۔ میں آپ میں سے ہر اک کو دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرتا ہوا دیکھوں گا۔ اور آپ میں سے ہر اک شخص اپنے عمل سے ثابت کردے گا۔ کہ وہ شہزادہ عبد اللطیف اور مولوی نعمت اللہ صاحب کے ہم عنان ہے۔ اور ان سے ایک قدم بھی پیچھے نہیں رہنا چاہتا۔

جس امر کا میں نے اس وقت مطالبہ کیا ہے۔ یہ بالکل حقیر اور ذلیل قربانی ہے۔ اس سے بڑی قربانیاں سامنے ہیں۔ اور بعد کو آنے والی ہیں۔ کیونکہ اسلام کی ترقی کے دن آرہے ہیں۔ بلکہ دروازہ پر آچکے ہیں۔ اور ترقی کے ساتھ ساتھ قربانیاں بھی بڑھتی چلی جائینگی ایک ماہ کی آمد سال میں دے دینے کے تو صرف یہ معنے ہیں۔ کہ ماہواری اور دوسرے چندوں کو ملا کر گویا آپ لوگ سال میں صرف دو ماہ کی آمد خدا کے نام دیتے ہیں۔ اور دس ماہ کی آمد اپنے پر خرچ کرتے ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہ صرف چھٹا حصہ خدا کی راہ میں دیتے ہیں۔ حالانکہ بیعت کے وقت آپ نے اقرار کیا تھا۔ کہ آپ کا جو کچھ بھی ہے۔ وہ خدا کا ہی ہے۔ پس یہ قربانی کوئی قربانی نہیں۔ اور سچا مومن اسے قربانی کہتا ہوا بھی شرماتا ہے۔ اور میں عنقریب اس مالی قربانی کے علاوہ بعض جسمانی اور علمی قربانیوں کا آپ سے مطالبہ کرنے والا ہوں۔ جس کے لئے میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ لوگ پہلے سے تیار ہو جائیں گے۔

میرے پیارے بھائیو۔ خدا تعالےٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور آپ کے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھولے۔ یہ زمانہ اشاعت کا زمانہ ہے۔ اور اشاعت کا زمانہ مالی قربانیوں کو چاہتا ہے۔ پس نہ صرف یہ کہ آپ کو ہر سالی مالی امداد میں پہلے سالوں سے زیادہ

حصہ لینا چاہیئے۔ بلکہ چاہیئے۔ کہ آپ بھی کوشش کریں۔ کہ آپ اپنی آمدنیوں کو بڑھائیں۔ اور اپنے وقت کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ ہر ایک احمدی کو چاہیئے۔ کہ وہ خود بھی کام کرے۔ اور گھر کے ہر ایک ممبر سے اس کی حیثیت اور اس کے علم کے مطابق کام لے۔ اور کوئی شخص فارغ نہ بیٹھے۔ تا کہ دین کو طاقت حاصل ہو۔ اور اسلام دوسرے دینوں پر غالب ہو جائے۔ اور وہ کیسی خوشی کی گھڑی ہوگی۔ جب ایسا ہوگا۔ اس نتیجہ کے مقابلہ میں ہماری کوششیں کیسی حقیر اور بے حقیقت ہیں ؎

میں یہ بھی تاکید کرنا چاہتا ہوں۔ کہ چاہیئے۔ کہ اس تحریک کی طرف متوجہ ہو کر ہمارے احباب ماہواری چندہ سے غافل نہ ہوں۔ اس میں کسی قسم کی کمی نہیں ہونی چاہیئے۔ اور یہ بھی چاہیئے۔ کہ ہر جگہ پر میری یہ تحریر سنادی جائے۔ اور فوراً اس کے مطابق عمل شروع کر دیا جائے۔ اور جماعت کے تمام افراد امیروں اور سیکرٹریوں کی مدد کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اور اس ذمہ داری کو محسوس کریں۔ یہ ہر فرد کا کام ہے۔ کسی شخص کا کام نہیں۔ کہ وہ اکیلا کرتا پھرے۔ اور چاہیئے کہ جماعت کی عورتوں کو بھی ان کے ذرائع کے مطابق اس تحریک میں شامل کیا جائے۔ تا کہ سب لوگ ثواب میں شریک ہوں ؎

اب میں اس دعا پر اس تحریر کو ختم کرتا ہوں۔ کہ اے میرے رب میرے مولا۔ تو اس کمزور جماعت کو دیکھتا ہے۔ کہ وہ کس طرح تیرے دین کی اشاعت کے لئے کوشش کر رہی ہے تو اس کی ہمت میں برکت دے۔ ان کے عرفان میں برکت دے۔ ان کے ایمان میں برکت دے ان کے علم میں برکت دے۔ ان کے اخلاص میں برکت دے۔ ان کے عمل میں برکت دے۔ ان کے دین میں برکت دے۔ ان کی دنیا میں برکت دے۔ ان کی جانوں میں برکت دے اور ان کے مالوں میں برکت دے۔ ہر اک جو اس تحریک میں حصہ لیتا ہے۔ اس پر خاص اپنا فضل فرما۔ اور ہر اک جو اس تحریک کو کامیاب بنانے میں کوشش کرتا ہے۔ اس کو اپنی رحمت سے حصہ وافر عطا فرما۔ اور ان تمام کے لئے غیر معمولی اور غیر مترقب طور پر دینی اور دنیاوی ترقی کے رستے کھول دے۔ اللہم آمین۔ و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین ؎

خاکسار میرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۲۵-۲-۱۰

اشتہارات کی اجرت

تعداد	پورا صفحہ	نصف صفحہ	کالم	نصف کالم	تہائی	چوتھائی صفحہ	چھٹا حصہ
۴۸ بار	۳۰۰	۱۶۰	۱۰۸	۶۰	۴۴	۳۲	۲۸
۲۴ بار	۱۶۰	۸۸	۶۰	۳۲	۲۴	۲۰	۱۶
۱۲ بار	۶۰	ضہ	۳۴	۱۸	۱۵	۱۲	۹
۴ بار	۳۲	۲۰	۱۳	۷½	۶	۴½	۳½
۲ بار	۱۸	۱۱	۸	۴½	۳½	۲½	۲
۱ بار	۱۰	۶	۴½	۲½	عہ	۱½	۱¼

اجرت بہرحال پیشگی ہوگی اور عدالتی اور ریلوے اشتہاروں کی اجرت الگ ہے۔ ارسال ضمیمہ بالمقطوع ۱۵ روپے۔ دو صفحہ کے لئے ۲۰ روپے زیادہ فی ورق ۸ روپے سینکڑہ زائد (مینجر الفضل)

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں نئے داخل ہونیوالوں کی فہرست

بقیہ ماہ جنوری ۱۹۲۴ء

۴۱۱ لعل خاں صاحب ضلع راولپنڈی
۴۱۲ اہلیہ ڈاکٹر فتح دین صاحب ضلع لاہور
۴۱۳ حسین صاحب ضلع گوجرانوالہ
۴۱۴ رحیم بی بی صاحبہ ضلع گوجرانوالہ
۴۱۵ حزدیار صاحب ضلع شاہ پور
۴۱۶ لعل دین صاحب ضلع شیخوپورہ
۴۱۷ محمد دین صاحب ضلع جہلم
۴۱۸ اللہ وڈہایا صاحب ضلع گوجرانوالہ
۴۱۹ محمد حسین صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۲۰ اہلیہ محمد حسین صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۲۱ اہلیہ عطر شاہ صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۲۲ بیوی بیبی عبدالحکیم صاحب جہلم
۴۲۳ اصغر علی صاحب ضلع ایٹہ
۴۲۴ محمد خاں صاحب فیروزپور
۴۲۵ کریم بخش صاحب ضلع مدناپور
۴۲۶ اہلیہ روشن دین صاحب گجرات
۴۲۷ کرم دین صاحب گجرات
۴۲۸ عبدالعزیز خاں صاحب ملتان
۴۲۹ مرزا نذیر بیگ صاحب جہلم
۴۳۰ محمود خاں صاحب ضلع گجرات
۴۳۱ مسمات رحمت بی صاحبہ ضلع گجرات
۴۳۲ سخی داد صاحب ضلع گجرات
۴۳۳ مسماۃ امام بی بی صاحبہ ضلع گجرات
۴۳۴ محمد شفیع صاحب ضلع گجرات
۴۳۵ امیذ بی بی صاحبہ ضلع گجرات
۴۳۶ عائشہ بی بی صاحبہ ضلع گجرات
۴۳۷ علی محمد صاحب سرگودہا
۴۳۸ محمد اکبر صاحب لاہور
۴۳۹ برکت علی صاحب ضلع گورداسپور
۴۴۰ محمد الدین صاحب ضلع لائل پور
۴۴۱ ناظر حسین صاحب ضلع لائل پور
۴۴۲ سراج دین صاحب ضلع امرتسر
۴۴۳ بابو محمد عبداللہ صاحب ضلع فیروزپور
۴۴۴ مظفر محمد صاحب کٹک
۴۴۵ علی محمد صاحب ضلع جہلم
۴۴۶ محمد علی صاحب ضلع گجرات
۴۴۷ چراغ دین صاحب ضلع میرپور
۴۴۸ غلام یٰسین صاحب ضلع گجرات
۴۴۹ غلام فاطمہ صاحبہ ضلع گجرات
۴۵۰ سعیدہ احمد صاحب ریاست بہاولپور
۴۵۱ ہمشیرہ محمد اشرف خاں صاحب فیروزپور
۴۵۲ والدہ نصیر الدین صاحب گورداسپور
۴۵۳۔ احمد صاحب لاہور
۴۵۴۔ حیات بی بی صاحبہ فیروزپور
۴۵۵۔ اللہ جوائی صاحبہ فیروزپور
۴۵۶۔ عبداللہ صاحب ضلع متھرا
۴۵۷۔ اللہ دین صاحب ضلع بھیرہ
۴۵۸۔ محمد زمان خانصاحب فرخ آباد
۴۵۹۔ پیر بخش صاحب سندھ
۴۶۰۔ عبدالمحی صاحب ضلع رنگ پورہ
۴۶۱۔ شمس الحق ضلع رنگ پورہ
۴۶۲۔ ہمشیرہ عبدالمجید صاحب ضلع آگرہ
۴۶۳۔ یوسف سلیمان صاحب کلکتہ
۴۶۴۔ جلال دین صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۶۵۔ زین الدین صاحب کلکتہ
۴۶۶۔ شبیر محمد صاحب قریشی میانوالی
۴۶۷۔ محمد تقی صاحب لاہور
۴۶۸۔ سلطان محمد صاحب ضلع کیمبل پور
۴۶۹۔ اہلیہ صاحبہ محمد یحییٰ خانصاحب اوناؤ
۴۷۰۔ رحمت بی بی صاحبہ ضلع سیالکوٹ
۴۷۱۔ خیر بی بی صاحبہ ضلع سیالکوٹ
۴۷۲۔ غلام یٰسین صاحب بھیرہ
۴۷۳۔ محمد امین صاحب بھیرہ
۴۷۴۔ رسول بی بی صاحبہ بھیرہ
۴۷۵۔ عبدالعزیز صاحب بھیرہ
۴۷۶۔ نظام دین صاحب ضلع گوجرانوالہ
۴۷۷۔ فاطمہ بی بی صاحبہ ضلع گوجرانوالہ
۴۷۸۔ طالع بی بی صاحبہ ضلع گوجرانوالہ
۴۷۹۔ اہلیہ محمد علی شاہ صاحب ضلع جہلم

(باقی آئندہ)

کابل میں دو اور بیگناہوں کا خون

ہمارے دو احمدی بھائی سنگسار کر دیئے گئے

پشاور ۱۲ر فروری۔ کابل سے خبر پہنچی ہے۔ کہ نیم سرکاری مذہبی جنون کا یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ دو معزز صاحب قادیانی (احمدی) دکاندار ۱۰ر فروری کو سپرنٹنڈنٹ پولیس اور پندرہ کانسٹیبلوں کی موجودگی میں سنگسار کئے گئے (سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۳ر فروری ۱۹۲۵ء)

تفصیلی حالات کا انتظار ہے۔ ہمیں افسوس ہے۔ کہ حکومت کابل اپنے سراسر خلاف شریعت طرز عمل سے اسلام کو بدنام کر رہی ہے۔ اور اس خدا سے قہار و توانا کا خوف نہیں کرتی۔ جو بے گناہوں کے خون کا انتقام لینے والا ذو بطش شدید ہے ؛

مختلف خبریں

لنڈن ۱۲ر فروری۔ یوروشلم میں یہودیوں اور عربوں کے درمیانی تعلقات خراب ہو گئے ہیں اور جب لارڈ بلفور یکم اپریل کو یہودی یونیورسٹی کا افتتاح کرینگے تو عرب ہڑتال کر دینگے ؛

قاہرہ ۱۲ر فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سردار لی سٹیک کے قتل کے سلسلہ میں ۲ فروری کو جو دو گرفتاریاں ہوئی ہیں ان میں عبدالحمید اور اس کا بھائی عبد الفتح شامل ہیں۔ موخر الذکر نے مجسٹریٹ کے سامنے اقبال کیا۔ کہ میں نے قتل میں حصہ دیا۔ اس نے دیگر ملزموں کے نام بھی بتا دیئے ہیں ؛

ننکانہ صاحب کے گرد و نواح کے مواضعات میں پلیگ ہونے کے باعث ۱۲ر فروری کو ہونے والا شہیدی دیوان ملتوی کر دیا گیا ہے ؛

لنڈن ۱۱ر فروری۔ بقول اخبار ڈیلی کرانیکل شہزادہ آرتھر آف کناٹ کے وائسرائے بن کر دوبارہ ہندوستان جانے کا خیال بالکل ترک کر دیا گیا ہے۔ اور لارڈ ریڈنگ کے بعد لارڈ لٹن موجودہ گورنر بنگال وائسرائے ہند بنیں گے

پورٹ سوڈان ۸ر فروری۔ جدہ کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ دشمن نے غیر متوقع خاموشی کے بعد چند روز سے جدہ میں نہایت شدید حملے کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ شہر جدہ پر سخت گولہ باری کی گئی ہے۔ نجدیوں نے شہر کے خط مدافعت کے قریب ہی ایک مقام پر قبضہ کر لیا ہے

حکومت برطانیہ اور حکومت ہند کی ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے۔ کہ حجاج کو امن اور آزادی سے حج کا موقعہ ملے۔ لیکن اب کے حالات ایسے ہیں۔ کہ حج میں سخت خطرہ ہے۔ اور حکومت سب کو مشورہ دے گی۔ کہ وہ حج کے لئے نہ جائیں۔ گورنمنٹ برطانیہ تمام اطلاعات کو حکومت ہند تک پہنچا رہی ہے۔ اور لکھ رہی ہے۔ کہ موجودہ مخدوش حالات میں حج کے لئے سفر کرنا مناسب نہیں ؛

اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ برطانیہ کے اتحادیوں کے ذمہ تخمیناً ایک ارب اسی کروڑ پونڈ واجب الادا ہے۔ برطانیہ کے ذمے امریکہ کا نوے کروڑ پونڈ واجب الادا ہے۔ برطانیہ عظمٰی امریکہ کو قرضہ ادا کر رہی ہے۔ لیکن اس کے اتحادی اس کا قرضہ ادا نہیں کرتے۔ حالانکہ برطانیہ وہ سارا قرضہ چھوڑنے کو طیار ہے۔ اور اپنے حصے کے خسارہ جنگ کے علاوہ ۸۰ کروڑ پونڈ کی غیر ملکی ضمانتوں کا بار بھی اٹھانے کے لئے طیار ہے ؛

مسٹر لابھ سنگھ بیرسٹر نے پنجاب کونسل میں ایک اور رزولیوشن اس مطلب کا پیش کرتا ہے۔ کہ انتخاب کے قواعد میں اس قسم کی ترمیم کر دی جائے۔ کہ اس صوبہ کی عورتیں بھی ووٹ دے سکیں ؛

اناؤ ۱۱ر فروری خفیہ پولیس نے اس چوری کے سلسلے میں چار آدمیوں کو گرفتار کیا ہے۔ جو گذشتہ نومبر میں کانپور سٹیشن پر ہوئی تھی اس چوری میں ایک پارسل کا نقصان ہوا تھا جس میں طلائی اینٹیں اور پچاس ہزار روپیہ کی اشرفیاں تھیں معلوم ہوا ہے کہ تین مجرموں نے اقرار جرم کر لیا اور پچاس ہزار روپیہ کا مال مل گیا ہے ؛

اشتہار

بعدالت شیخ محمد حسین صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم شہر راولپنڈی

بشن داس ولد ہیرانند قوم کھتری ساکن گوجر خان تحصیل راولپنڈی مدعی ؛

بنام

قادر بخش ولد نادر ساکن ہیرا پیری تحصیل راولپنڈی مدعا علیہ

دعوٰے ۲۰۰ روپیہ بروئے تمسک

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بنام قادر بخش ولد نادر ساکن ہیرا پیری تحصیل راولپنڈی مدعا علیہ مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہ دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ اس لئے مدعا علیہ کے نام اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۲۵ء کو عدالت ہذا میں واسطے جوابدہی مقدمہ کے اصالتاً یا وکالتاً حاضر نہیں ہوگا۔ تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔ مورخہ ۳۰

مہر عدالت دستخط حاکم

نادر موقع احباب کیلئے

قطعہ اراضی الموسوم ریتی چھلا جو ۸۰ کنال کا ٹکڑا ہے۔ نہایت عمدہ موقع پر نئی اور پرانی آبادی کے درمیان ہے فروخت کیا جائے گا۔ اس رقبہ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے تین مرلہ سے لے کر ایک کنال تک کے بنائے گئے ہیں۔ باقاعدہ بازار سڑکیں اور اس میں ایک بڑی بھاری منڈی کا نقشہ تجویز کیا گیا ہے۔ جو صاحب قادیان میں کوئی جائداد بنانا چاہیں۔ ان کے لئے یہ بہت عمدہ موقع ہے۔ اس جگہ سے زمین خرید کر کے بمطابق نقشہ دوکانیں وغیرہ تیار کی جاویں۔ تو بہت کچھ کرایہ کی آمد ہو سکتی ہے ؛

خدا کے فضل سے قادیان کی حیثیت دم بدم بڑھ رہی ہے اب کی خرید کی ہوئی جائداد آئندہ چند سال کے بعد اس کی بڑی بھاری قیمت ہوگی۔ پس اس نادر موقع سے لوگوں کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں۔ دفتر امور عامہ میں آکر نقشہ دیکھ کر خرید سکتے ہیں۔ ہر ایک قطعہ ٹکڑہ کی قیمت اس کی حیثیت کے مطابق رکھی گئی ہے۔ اور ان لوگوں کو بھی اطلاع دیجاتی ہے۔ جنہوں نے پہلے سے ریتی چھلہ کی زمین خریدنے کے لئے درخواستیں دی ہوئی ہیں۔ کہ اگر وہ مخصوص قطعہ خریدنا چاہیں تو فروری ۱۹۲۵ء تک زرثمن دفتر ہذا سے مصالحت کر کے داخل کر دیں۔ ورنہ ان کی پہلی دی ہوئی درخواست کا کوئی [illegible]

المشتہر ... والسلام ... ذوالفقار علی خان ناظر امور عامہ

منشی عبد الرحمن ... پرنٹر ... ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار الفضل قادیان سے شائع کیا